www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
١٦	چمک-چمکنا	بزغ-اشرق-ثقب-سنا-دُرّی (۵)
١٧	چند	معدودة-بضع-نفر (۳)
١٨	چن لینا	اختار-اصطفٰی-اجتبٰی-استخلص-اصطنع (۵)
١٩	چوپائے	وحوش-بہائم-انعام-دوابّ (۴)
٢٠	چورہ چورہ (ریزہ ریزہ) کرنا	ہشیم-حطام-غثاء-ھباء-رفات-بسّ-دکّاء (۷)
٢١	چوری کرنا	سرق-غلّ (۲)
٢٢	چوکیدار	حرس-رصد-معقّب (۳)
٢٣	چھپنا (غائب ہونا)	غاب-افل-غرب-عزب-وقب-بطن-توارٰی-خفی-کنّ (۹)
٢٤	چھپانا	کتم-وارٰی-اکنّ-اخفٰی-اسرّ-خبأ (۶)
٢٥	چھت	عرش-سقف-بناء (۳)
٢٦	چھوڑنا	ترک-ھجر-عطّل-خلّی-یذر-ودع-غادر (۷)
٢٧	چھڑانا	فکّ-نقذ اور استنقذ (۲)
٢٨	چھونا	مسّ-لمس اور طمث (۳) نیز دیکھیے مجامعت کرنا
٢٩	چھیننا	سلب-غصب-نال-خطف (۴)
	چیخنا	دیکھیے "چلانا" اور آواز
	چیرنا	قدّ-مخر-فطر دیکھیے "پھاڑنا"
		ح
١	حاجت	حاجت-مآرب اور اربة-وطر (۳)
٢	حاضر	حاضر-شہید-عتید (۳)
٣	حال-حالت	بال-خطب-دأب-طور (۴)
٤	حاکم	حاکم-اولی الامر-قوّام (۳)
٥	حد سے بڑھنا (زیادتی کرنا)	جاوز-اسرف-بغی-عدٰی-فرط-سلق-غلا-شطط (۸)
٦	حد سے کم کرنا	فرّط-قصر (۲)
٧	حرام	حرام-سحت (۲)
٨	حصّہ	جزء-زلف-حظ-خلاق-نصیب-کفل-بعض (۷)
٩	حفاظت کرنا	حفظ-رعٰی-احصن-کلأ (۴)
١٠	حقدار	احقّ-اولٰی (۲)
١١	حق مہر	صدقة-اجر-فریضة (۳)
	حقیر	دیکھیے "ذلیل"
١٢	حکم-حکم دینا	امر-حکم-اذن-اوصٰی (۴)
	حلق	دیکھیے، گلا
١٣	حملہ کرنا	سطا-اغار (۲)
١٤	حیران ہونا	حیران-بہت-عجب (۳)
١٥	حیض	محیض-قروء (۲)
		خ
١	خاوند	بعل-زوج-سیّد (۳)
٢	خبر	خبر-خُبر-نبا (۲)
	خبر دینا	دیکھیے "بتلانا"
٣	ختم ہونا	نفد-ختم (۲)
٤	خدمتگار	غلام-فتٰی-سخریّا (۳)
٥	خرابی	خبالا-معرّة-فساد (۳)
٦	خراب کرنا (ہونا)	خرب اور اخرب-فسد اور افسد-اعاب-سنّ-اسن-سنیه (۶)
٧	خرچ کرنا	انفق-بخل-اقتر-اسرف-اسرف-بذر-اہلک (۶)
٨	خرید و فروخت کرنا	باع اور تبایع-شری اور اشتری-تجر (۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ (۹/۴۴) — اجازت نہیں چاہتے کہ پیچھے رہ جائیں۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں۔

۲۔ اِسْتَانَسَ: اَنَسَ بمعنی کسی چیز کو دیکھنا اور اس کو جاننا۔ اَنِسَ الصوت بمعنی آواز سن لینا۔ اَنِسَ النار۔ بمعنی آگ دیکھنا۔ اسی سے اِسْتَانَسَ مشتق ہے۔ بمعنی موانست پیدا کرنا۔ اپنے کسی قول و فعل کے ذریعے دوسرے کو اپنے سے متعارف کرنا۔ مثلاً کوئی شخص دروازے پر کھڑا ہو کر صاحب خانہ کو آواز دیتا ہے یا کھانستا ہے تو اس آواز یا کھانسنے کے عمل سے صاحب خانہ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ دروازے پر فلاں شخص ہے۔ تو اِستانَسَ کا مفہوم پورا ہو گیا۔ ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا۔ (۲۴/۲۷) — اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں گھر والوں سے اجازت لیے اور ان کو سلام کیے بغیر نہ داخل ہوا کرو۔

ماحصل: (۱) استاذن: کسی کام کی اجازت یا منظوری طلب کرنا۔

(۲) استانس: اپنے کسی قول و فعل سے دوسرے کو متعارف کرانا۔

اور اجازت دینا کے لیے صرف اَذِنَ آیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ (۹/۴۳) — (اے پیغمبرؐ) خدا آپ کو معاف کرے۔ آپ نے ان (منافقوں) کو جہاد پر نہ جانے کی) کیوں اجازت دی۔

۱۰۔ اُجَڈ

کے لیے عُتُلّ۔ فَظّ اور اَعْرَاب کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ عُتُلّ: عَتَلَ بمعنی سختی سے اور درشتی سے کسی کو اس کے سر کے بالوں سے پکڑ کر کھینچنا اور گھسیٹنا (مف) عَتَلَهٗ اِلَى السِّجْنِ بمعنی اسے گھسیٹ کر قید خانہ میں ڈال دیا۔ (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ (۴۴/۴۷) — اسے پکڑ لو اور کھینچ کر دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔

اور عُتُلّ بمعنی اجڈ اور درشت خو (م۔ق) سخت گیر (مف) ارشاد باری ہے:

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ (۶۸/۱۳) — سخت خو اور اس کے علاوہ بد ذات ہے۔

۲۔ فَظّ بمعنی بدمزاج (مف) بدخلق (م۔ق) اور فظ بمعنی سخت کلام اور خلق ہونا (منجد) زبان کا کڑوا ضد لین یعنی زبان اور مزاج کا نرم ہونا) ارشادِ باری ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔ (۳/۱۵۹) — (اے محمدؐ!) خدا کی مہربانی سے تمہاری افتادِ مزاج ان لوگوں کے لیے نرم واقع ہوئی ہے اور اگر آپ تند خو اور سخت دل واقع ہوتے تو یہ لوگ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔

۳۔ اعراب: گنوار۔ بادیہ نشین، جنگلی، جنگل میں رہنے والے۔ غیر مہذب۔ جنھیں گفتگو یا طرز بود و باش کا سلیقہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۔ بلند کرنا (اونچا کرنا)

کے لیے رَفَعَ اور اَنْشَأَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ رفع کے معنی بلند کرنا۔ اور اگر یہ فعل زمین سے کوئی چیز اٹھانے اور بلند کرنے سے متعلق ہو تو اس کی ضد وَضَعَ آتی ہے۔ اور اگر آواز کو بلند کرنے سے متعلق ہو تو اس کی ضد خَفَضَ آتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

(۱) کسی چیز کو بلند کرنے کے لیے:

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ (۲/۱۲۷) — اور جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے۔

(۲) آواز بلند کرنے کے لیے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (۴۹/۲) — اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبرؐ کی آواز سے اونچی نہ کرو۔

۲۔ اَنْشَأَ: نشو بمعنی کسی چیز کا اٹھنا اور بلند ہونا (م ل) نیز اس کے معنی کسی کی تربیت کر کے اُسے پروان چڑھانا بھی ہے (مف) اور نشاۃ اٹھان کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں اس لفظ کے بلند ہونے کا پہلو زیر بحث ہے۔ اور اَنْشَأَ بمعنی کسی چیز کو پیدا کرنا، اٹھانا اور پروان چڑھانا۔ قرآن میں ہے:

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (۱۳/۱۲) — وہی تو ہے جو تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا اور بھاری بھاری بادل پیدا کرتا ہے۔ (جالندھریؒ) اٹھاتا ہے (عثمانیؒ)

ماحصل: (۱) رَفَعَ: کسی چیز کو زمین سے بلند کرنا، اونچا کرنا۔

(۲) اَنْشَأَ: کسی چیز کو پیدا کرنا۔ تربیت کرنا اور اوپر اٹھانا۔

۴۶۔ بلند ہونا۔ اونچا ہونا

کے لیے عَلَا، بَسَقَ اور شَمَخَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ عَلَا: بمعنی بلند ہونا اور اس کی ضد سَفَلَ ہے۔ یہ لفظ اجسام و اعیان دونوں جگہ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی جگہ اور کسی جسم کی بلندی کے لیے بھی اور مرتبہ کی بلندی کے لیے بھی۔ نیز یہ لفظ مذموم اور محمود دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اب مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

(۱) جگہ کی بلندی کے لیے: وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (۱۹/۵۷) — اور ہم نے ان (ادریسؑ) کو اونچی جگہ اٹھا لیا تھا (جالندھریؒ) اور اٹھا لیا اس کو ایک اونچے مکان پر (عثمانیؒ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) ظَہر: کسی جاندار کا مقعد سے لے کر گردن تک کا پچھلا بیرونی حصہ۔
(۲) دُبر: مقعد اور ہر چیز کا پچھلا حصہ۔
(۳) صُلب: ریڑھ کی ہڈی۔ چربی گودا وغیرہ سمیت پُشت۔

۴۶ ــــ پیچھا کرنا

کے لیے اِبْتِغَاء، قَصّ اور اَتْبَعَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اِبتِغاء: بَغٰی بمعنی ڈھونڈنا، طلب کرنا۔ چاہنا۔ اور ابتغاء کے معنی مطلوبہ چیز کو ڈھونڈنا اور اس کا پیچھا کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ (۴/۱۰۴) اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا۔

۲۔ قَصّ: پیچھے پیچھے چلنا، کسی نشان کا پیچھا کرتے چلے جانا (مف) قرآن میں ہے:

وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ (۲۸/۱۱) اور (موسیٰؑ کی ماں نے) اس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا۔

۳۔ اَتْبَعَ: کسی کا پیچھا کرنا اور اس کو جا لینا (مف) قرآن میں ہے:

فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ (۲۶/۶۱) تو انہوں نے سورج نکلتے (یعنی صبح کو) اُن کا تعاقب کیا۔ جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰؑ کے ساتھی کہنے لگے، ہم تو پکڑ لیے گئے۔

ماحصل: (۱) اِبتِغاء: کسی مطلوب چیز کو ڈھونڈنا اور اس کا پیچھا کرنا۔
(۲) قصّ: کسی نشان کا تتبع کرتے چلے جانا۔ (۳) اَتْبَعَ: پیچھا کرنا اور جا لینا۔

۴۷ ــــ پیچھے

کے لیے بَعْد، وَرَاء، خَلْف اور اَدْبَار کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بَعْد: بمعنی پیچھے۔ بعد ازاں۔ یہ ظرف زمان ہے (منجد) اور اس کی ضد قبل بمعنی پہلے ہے:

ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۲/۵۶) پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو از سرِ نو زندہ کر دیا، تاکہ تم احسان مانو۔

۲۔ اَدْبَار: دُبر ہر چیز کے پچھلے حصہ کو کہتے ہیں اور اس کی ضد قُبل ہے۔ اور یہ پیچھے کے معنوں میں بطور ظرف زمانی متصل استعمال ہوتا ہے۔ یعنی کسی کام کے ختم ہونے کے ساتھ ہی یا فوراً بعد اور دبر الصّلوٰۃ کے معنی بعد از نماز ہے (جمع ادبار) ارشادِ باری ہے:

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ (۵۰/۴۰) اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس (کے نام) کی تنزیہ کیا کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں ہے:

اُسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ (۲۸/۳۲) — اور (اے موسیٰ) اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو۔ بغیر کسی عیب کے سفید نکل آئے گا۔

۵۔ سَرَبَ: بمعنی نشیب کی طرف جانا۔ گھستے چلے جانا۔ اور سَرَب بمعنی وحشی جانوروں کا سوراخ یا بل۔ زمین کے اندر کا گڑھا۔ تہ خانہ۔ قید خانہ (مف) کہتے ہیں اِنْسَرَبَتِ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا۔ یعنی سانپ اپنے بل میں گھس گیا (مف) قرآن میں ہے:

فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا (۱۸/۶۱) — تو اس (مچھلی) نے دریا میں سرنگ کی طرح اپنا رستہ بنا لیا۔

۶۔ سَرٰى (يَسْرِيْ) بمعنی رات کو چلنا۔ رات کو سفر کرنا۔ اور اَلسَّارِيَةُ بمعنی رات کو سفر کرنے والی چھوٹی سی جماعت (مف) قرآن میں یہ لفظ رات کو چلنے کے معنی میں نہیں، بلکہ خود رات کے چلنے کے معنی میں آیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (۸۹/۴) — اور رات کی قسم جب جانے لگے۔

۷۔ دَاَبَ: کوشش اور مشقت سے برابر کسی کام کو کرتے رہنا (منجد) مسلسل چلتے جانا۔ بغیر وقفہ کے چلتے رہنا (مف) قرآن میں ہے:

سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ۔ (۱۴/۳۳) — اور تمہارے لئے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا۔ دونوں ایک دستور پر چل رہے ہیں۔

دوسرے مقام پر ہے:

تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا (۱۲/۴۷) — سات برس متواتر کھیتی باڑی کرو گے۔

۸۔ مَضٰى: بمعنی گزرنا۔ چلے جانا۔ اور خالی ہونا (م۔ق) مضٰی میں یا تو محض وقت یا زمانہ کے گزرنے کا تصور پایا جاتا ہے اور ماضی گزرے ہوئے زمانہ کو کہتے ہیں یا کسی چیز کے وقت اور زمانہ کے ساتھ چلنے اور گزر جانے کے معنی دیتا ہے مَضٰى مَا مَضٰى بمعنی جو ہوا سو ہوا۔ جو گزرا سو گزرا (منجد)

قرآن میں ہے:

(۱) فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ (۴۳/۸) — تو جو اُن میں سخت زور والے تھے ان کو ہم نے ہلاک کر دیا اور اگلے لوگوں کی حالت گزر گئی۔

(۲) حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا (۱۸/۶۰) — جبتک کہ میں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں۔ ہٹنے کا نہیں خواہ برسوں چلتا جاؤں۔

یہاں زمانہ کے لحاظ سے مَضٰى کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یعنی ہٹنے کا نہیں خواہ مدتیں گزر جائیں۔

۹۔ نَقَبَ: نَقَبَ بمعنی (۱) دیوار یا چمڑے میں سوراخ کرنا اور (۲) خبروں کی تحقیق کرنا۔ اور نَقَّبَ بمعنی گشت لگانا۔ کسی ملک میں داخل ہونا۔ اور حالات کی تحقیق و تفتیش کرنا۔ قرآن میں ہے:

فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ (۵۰/۳۶) — وہ شہروں میں گشت کرنے لگے۔ کیا کوئی بھاگ کر پناہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَیَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا (۲۱/۹۰) ہمیں امید و خوف سے پکارتے تھے۔

۱۱۔ رَعَبَ: رُعْب بمعنی خوف کی شدت، دہشت۔ اور رَعَبَ بمعنی خوف سے بھر جانا (مف) کسی کے ڈر کی وجہ سے دبک جانا۔ قرآن میں ہے:

لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا (۱۸/۱۸) اگر تُو ان کو جھانک کر دیکھے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے اور ان (کی اس صورتِ حال) سے دہشت سے بھر جائے۔

۱۲۔ اَشْفَقَ: شَفِقَ عَلٰی بمعنی کسی کی بھلائی چاہنا۔ اور اشفق بمعنی کسی کی خیر خواہی کے ساتھ ساتھ اس پر تکلیف آنے سے ڈرنا (مف) اور بمعنی اصلاح و بھلائی کی فکر میں ہونا۔ رحم کرنا۔ مہربان ہونا۔ اور شفقة بمعنی مہربانی۔ رحم۔ خوف کے ساتھ مہربانی۔ اور اَشْفَقَ مِنْهُ بمعنی ڈرنا۔ لالچ کرنا (منجد) قرآن میں ہے:

وَوُضِعَ الۡكِتٰبُ فَتَرَى الۡمُجۡرِمِيۡنَ مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا فِيۡهِ (۱۸/۴۹) اور اعمالنامہ (کھول کر) رکھا جائے گا تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے، اس سے ڈر رہے ہوں گے۔

ماحصل:

(۱) خَافَ: آنے والے خطرہ کا اندیشہ۔
(۲) خَشِیَ: کسی امر کی عظمت کی وجہ سے ڈرنا۔
(۳) خَشَعَ: ایسا ڈر کہ اس کا اثر اعضاء و جوارح پر بھی پڑے۔
(۴) اِتَّقٰی: انجام کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچنا۔
(۵) رَاعَ: تعجب کرنا اور موہوم خطرہ سے ڈرنا۔
(۶) حَذِرَ: کسی خطرہ کی چیز سے بچنا۔ ڈرنا۔ چوکنا رہنا۔
(۷) اَوْجَسَ: دل ہی دل میں ڈرنا اور اسے چھپانے کی کوشش کرنا۔
(۸) وَجَفَ: ڈر سے دل دھڑکنا۔ ڈر اور اضطراب۔
(۹) وَجِلَ: اپنی کوتاہی سے کسی سے ڈرنا اور بے چین ہونا۔
(۱۰) رَهِبَ: ایسا ڈر جس میں احتیاط بھی ہو اور اضطراب بھی۔ اور یہ طویل ہو۔
(۱۱) رَعَبَ: شدتِ خوف۔ دہشت۔
(۱۲) اَشْفَقَ: کسی کی خیر خواہی کے ساتھ ساتھ اس پر تکلیف آنے سے ڈرنا۔ ڈر اور رحم کے ملے جُلے جذبات۔

۴ ـــــ ڈرانا

کے لیے خَوَّفَ، حَذَّرَ، اَرْهَبَ، اَنْذَرَ، اَوْعَدَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱ـــ۳: خَوَّفَ، حَذَّرَ اور اَرْهَبَ کی بحث تو اُوپر گزر چکی۔ ثلاثی مزید میں آ کر لازم سے متعدی بن جاتے ہیں۔ اب ان کی مثالیں دیکھیے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (۴۹/۹) — تو ان میں صلح کرا دو۔

(۲) وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ (۴/۱۲۸) — اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو میاں بیوی پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں کسی قرارداد پر صلح کر لیں اور صلح خوب (چیز) ہے۔

۲- سلم، اَلسَّلْم بمعنی سلامتی تابعداری اور سَلَم بمعنی نجات پانا، محفوظ ہونا۔ اور سَلْم صلح کرانے والے کو بھی کہتے ہیں (منجد) اور ایسے سمجھوتہ یا صلح کو بھی جو لڑائی یا بگاڑ پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو جائے۔ مطیع ہونا۔ ارشاد باری ہے:

فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَ اَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا (۴/۹۰) — پھر اگر وہ (جنگ سے) کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں تو اللہ نے تم پر ان کے لیے زبردستی کرنے کی کوئی راہ نہیں بنائی۔

ماحصل لڑائی یا فساد سے پہلے کے سمجھوتہ کے لیے سلم اور بگاڑ واقع ہونے کے بعد باہمی سمجھوتہ کے لیے صلح کا لفظ آتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اپنی جگہ سے اُٹھا اور چل دیا۔(م۔ق) ارشادِ باری ہے:

وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا (۵۸/۱۱) اور جب کہا جائے اٹھ جاؤ تو اٹھ کر چل دو۔

ماحصل: (۱) قَامَ: (ضد قعد اور جلس) کھڑا ہونے کے لیے عام لفظ۔ اور اقامَ کسی چیز کو اسی سمت میں کھڑا کرنا۔ قائم کرنا۔

(۲) وَقَفَ: بے حس و حرکت کھڑا کرنا یا ہونا۔ چلتے چلتے یا کام کرتے تھوڑی دیر تک رُک جانا۔ ٹھہر جانا۔

(۳) نَتَقَ: کسی چیز کو اکھاڑ دینا۔

(۴) نَشَزَ: بمعنی اٹھ کھڑے ہونا اور چل دینا۔ اُٹھ جانا۔

کھلا میدان کے لیے دیکھیے "زمین اور اس کی اقسام"

۳۸۔۔۔۔۔۔۔کھولنا

کے لیے اَنَی اور غَلَی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَنَی۔ یَانِیْ: بمعنی پانی وغیرہ حرارت میں اپنی انتہا کو پہنچ گیا (مف۔م۔ل) یعنی کسی مائع چیز کا شدتِ حرارت سے کھولنے لگنا۔ قرآن میں ہے:

تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ (۸۸/۵) اسے کھولتے چشمے سے پانی پلایا جائے گا۔

۲۔ غَلَی: شدتِ حرارت کی وجہ سے پانی کھولنا اور اُوپر کو اُبھرنا۔ اُبال آنا۔ غلی القدر بمعنی ہانڈی میں اُبال آنا اور ہانڈی کی اشیاء کا اُبھرنا (مف) ارشادِ باری ہے:

يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ (۴۴/۴۶) وہ پیٹوں میں یوں کھولے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے۔

۳۹۔۔۔۔۔۔۔کھولنا

کے لیے بَسَطَ، فَتَحَ، حَلَّ، شَرَحَ، کَشَفَ، نَشَطَ، فَرَجَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ بَسَطَ: بمعنی کسی چیز کو کھولنا اور پھیلانا (ضد قبض اور قدر) کسی چیز کو پھیلانا اور توسیع کرنا۔ کشادہ کرنا (مف) ارشادِ باری ہے:

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ (۱۳/۲۶) اللہ جس کا چاہتا رزق کھلا کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

۲۔ فَتَحَ: کسی پیچیدہ معاملہ کی پیچیدگی دُور کرنا (ضد اغلاق) بندھا ہوا سامان کھولنا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ (۱۲/۶۵) جب یوسفؑ کے بھائیوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی نقدی انھیں واپس کر دی گئی ہے۔

۳۔ حَلَّ (العقدۃ) یعنی گرہ کھولنا۔ عقدہ کشائی کرنا۔ مشکل حل کر دینا (م۔ا منجد) اربابِ حل و عقد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ (۲/۲۳۶) — فراخی والا اپنے مقدور کے موافق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔

ماحصل: (۱) وُجد: موجودہ سامان کے لیے یہ عام ہے۔
(۲) سَعَة: آسودگی اور اس کا درجہ متعین کرنے کے لیے۔
(۳) قَدَر: بالعموم تنگی اور اس کا درجہ متعین کرنے کے لیے آتا ہے۔

۳۶ ---- مقرر کرنا

کے لیے فَرَضَ، وَكَّلَ اور اَجَّلَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- فَرَضَ: بمعنی کسی سخت چیز کو کاٹنا۔ چھیدنا اور (۲) سخت چیز پر نشان ڈالنا (م۔ ل۔ مف) پتھر پر لکیر اور فَرَضَ الْخَشَبَةَ بمعنی لکڑی میں سوراخ کرنا اور فَرَضَ الْاَمْرَ بمعنی کسی چیز کا لازم و واجب ٹھہرانا۔ اور اَلْفَرْض بمعنی اللہ تعالیٰ کا بندوں کے لیے مقرر کیا ہوا قانون یا اپنے اوپر لازم کی ہوئی چیز (منجد) اور فَرِيْضَةً بمعنی لازم ٹھہرائی ہوئی یا مقررہ یا طے شدہ معاملہ۔ عورتوں کا مہر (منجد) ارشادِ باری ہے:

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيْضَةً (۲/۲۳۶) — اگر تم ایسی عورتوں کو طلاق دے دو جنھیں نہ تو تم نے چھوا اور نہ مہر مقرر کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

۲- وَكَّلَ: وَكَلَ بمعنی اپنے معاملہ میں کسی دوسرے پر اعتماد کرنا (م۔ ل) اور وَكَّلَ بمعنی کسی دوسرے پر اعتماد کر کے اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دینا۔ اپنا وکیل بنانا یا نائب مقرر کرنا (مف، منجد) ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰۤؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ۔ (۶/۸۹) — سو اگر یہ لوگ (کفارِ مکہ) اس قرآن کا انکار کرتے ہیں تو ہم نے اس پر ایمان لانے کے لیے ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس کے منکر نہیں۔

۳- اَجَّلَ: اَجَل بمعنی کسی چیز کی مقررہ مدّت۔ پھر انسان کی زندگی کے لیے جو مدّت مقرر ہوئی ہے اسے بھی اَجَل کہتے ہیں۔ محاورہ ہے دَنَا اَجَلُهٗ بمعنی اس کی موت کا وقت قریب آپہنچا اور اَجَّلَ بمعنی کسی چیز کی مدّت مقرر کر دینا (مف) قرآن میں ہے:

وَبَلَغْنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِيْۤ اَجَّلْتَ لَنَا (۶/۱۲۸) — اور (آخر) ہم اس مدت معین (موت کا وقت) کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کی تھی۔

ماحصل: (۱) فَرَضَ: کسی کام کو لازم و واجب ٹھہرانا۔ مقرر کرنا (۲) وَكَّلَ: کسی شخص کو اپنا نائب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوس اور خزرج اس کے معتقد تھے۔ اس کا باقاعدہ حج اور طواف کیا جاتا۔ زمانۂ حج میں جب حجاج طوافِ بیت اللہ اور عرفات اور منٰی سے فارغ ہو جاتے تو وہیں سے منات کی زیارت کے لیے لبیک لبیک کی صدائیں بلند کر دی جاتیں۔ اور جو لوگ اس دوسرے "حج" کی نیت کر لیتے وُہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرتے تھے۔ گویا مشرکینِ عرب دوہرا ظلم ڈھاتے تھے۔ ایک تو خدا کا شریک بنانے کا دوسرے شریک بھی ایسے جنھیں خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے جبکہ وُہ اپنے لیے بیٹیوں کو بھی پسند نہ کرتے بلکہ انہیں زندہ درگور کر دیتے تھے۔ ان کی اس حرکت پر اللہ تعالیٰ نے یوں تنبیہ فرمائی:

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى۔ ($\frac{۵۳}{۱۸۔۲۲}$)

بھلا تم نے لات، عزّٰی اور تیسری ایک اور دیوی منات کی حقیقت پر کبھی غور کیا؟ کیا بیٹے تمہارے لیے ہوں اور بیٹیاں خدا کے لیے؟ یہ تو بڑی دھاندلی کی تقسیم ہے۔

ج۔ کواکب۔ ۱۰ تا ۱۲۔ شمس۔ قمر۔ شعرٰی، انسان نے جب وحی الٰہی سے بے رخی اختیار کی تو ہر اُس چیز کو جس سے اس کو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچتا ہو اسے اپنی تقدیر کا مالک سمجھنے لگا۔ انسان نے جب مشاہدہ کیا کہ سورج کی گرمی سے فصلیں پکتی ہیں چاند سے پھلوں میں رس پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض دوسرے سیاروں کے اثرات دیکھے تو انہیں اپنی قسمت کا مالک سمجھ کر ان کی پرستش کرنے لگا۔ ادریسؑ کا زمانہ انسان کا ابتدائی زمانہ ہے۔ اس دور میں بھی اسی عقیدہ کے تحت کواکب پرستی کا ثبوت ملتا ہے حضرت ابراہیمؑ نے بھی اسی عقیدہ کے خلاف جہاد کیا۔ سلیمانؑ کے زمانہ میں قوم سبا اسی عقیدہ کے تحت کواکب پرستی کا شکار تھی۔ اور ہندی تہذیب میں یہ عقیدہ لازمی جزو تھا حتیٰ کہ ہندوستان کا برائے نام مسلمان بادشاہ اکبر بھی ہندو تہذیب سے متاثر ہو کر سورج پرست بن گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ باطلہ کی یوں تردید فرمائی کہ:

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ ($\frac{۴۱}{۳۷}$)

نہ سورج کو سجدہ کرو، نہ چاند کو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا۔

قرآن میں شمس و قمر کے علاوہ ایک تیسرے سیارہ "شعرٰی" کی پرستش کا بھی ذکر آیا ہے۔ یہ سورج سے ۲۳ گنا زیادہ روشن ہے۔ اور اس کا زمین سے فاصلہ ۸ نوری سال سے بھی زیادہ ہے۔ لہٰذا یہ سورج سے بہت چھوٹا اور کم روشن نظر آتا ہے۔ اہلِ مصر اس کی پرستش کرتے تھے۔ کیونکہ اس کے طلوع کے زمانے میں نیل کا فیضان شروع ہوتا تھا۔ اس لیے وُہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ اسی کا فیضان ہے۔ یہ ستارہ بھی اہلِ عرب کے معبودوں میں شامل تھا خصوصاً قریش اور خزاعہ اس کی پرستش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ باطلہ کی تردید کی اور فرمایا کہ تمہاری قسمتوں کا مالک شِعرٰی نہیں بلکہ وُہ اللہ ہے جو شِعرٰی کا بھی مالک ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ($\frac{۵۳}{۴۹}$)

اور یہ کہ وہی شعرٰی کا رب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ